12371- مختصر لباس پہننا اور عورت کے سامنے عورت کے ستر کی حدود

سوال

کچھ عورتیں بہت ہی مختصر اور تنگ لباس زیب تن کرتی ہیں جو ان کے پر فتن اعضاء واضح کرتا ہے، آستینوں کے بغیر ہونے کی بنا پر عورت کا سینہ اور کمر بھی ظاہر کرتا ہے، اور تقریبا یہ لباس نہ ہونے کے برابر اور شبہ العاریہ ہے.

جب ہم انہیں نصیحت کرتی ہیں تو وہ جواب دیتی ہیں کہ ہم تو یہ لباس صرف عورتوں کے سامنے ہی زیب تن کرتی ہیں، اور عورت کے سامنے عورت کا ستر گھٹنے سے لیکر ناف تک ہے.

اس سلسلہ آپ کی نظر میں شریعت اسلامیہ کی رائے کیا ہے، آپ کتاب وسنت کے دلائل کو مد نظر رکھتے ہوئے محرم مردوں کے سامنے یہ لباس زیب تن کرنے کا حکم واضح کریں ؟

اللہ تعالی سب مسلمان مرد و عورت کی جانب سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب سے نوازے.

پسندیدہ جواب

اس کے جواب میں یہ کہا جائیگا کہ :

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جنہیں میں
نے ابھی تک نہیں دیکھا، ایک وہ قوم جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے
وہ اس سے لوگوں کو ماریں گے، اور وہ لباس پہننے والی ننگی عورتیں جو خود مائل ہونے
والی اور دوسروں کو مائل کرنے والی، ان کے سر بختی اونٹوں کی مائل کوہانوں کی طرح
ہونگے، وہ نہ تو جنت میں داخل ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو ہی پائينگی، حالانکہ
جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے "

اہل علم نے " الکاسیات العاریات "
لباس تو پہنا ہوگا لیکن درحقیقت وہ ننگی ہونگی کی شرح کرتے ہوئے کہا ہے کہ : تنگ
لباس پہننے والی، یا پھر باریک لباس پہننے والی ہونگی جن سے لباس کے نیچے بھی نظر
آتا ہو، یا پھر مختصر لباس پہننے والیاں مراد ہیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
بیان کرتے ہیں کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
دور میں عورتوں کا اپنے گھروں میں لباس ایسا ہوتا تھا جو ان کے ٹخنوں اور قدموں،
اور ہاتھوں سمیت سب کو چھپا کر رکھتا تھا، لیکن جب وہ گھروں سے باہر بازار جاتیں تو
یہ معلوم ہے کہ صحابہ کرام کی عورتیں اتنا بڑا اور کھلا لباس پہنتی تھیں جو زمین پر
گھسٹ رہا ہوتا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ٹخنوں سے ایک ہاتھ
نیچے کپڑا رکھنے کی اجازت دی تھی کہ وہ اس سے زیادہ مت رکھیں.

اور بعض عورتوں کو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے جو شبہ پیدا ہوا ہے :

"عورت عورت کے ستر اور شرمگاہ کو مت
دیکھے، اور مرد مرد کی شرمگاہ مت دیکھے، اور عورت کے لیے عورت کا ستر ناف اور گھٹنے
کے درمیان ہے"

کہ یہ عورت کے مختصر لباس پر دلالت
کرتا ہے، یعنی وہ مختصر لباس پہن سکتی ہے، یہ صحیح نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا : "عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے درمیان ہے" حتی کہ
اسمیں دلیل ہو، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ عورت کسی
دوسری عورت کی شرمگاہ مت دیکھے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے دیکھنے والی کو منع کیا ہے، کیونکہ اس نے کھلا لباس پہن رکھا لیکن بعض اوقات
قضائے حاجت یا کسی اور سبب کی بنا پر اس کا ستر ننگا ہو سکتا ہے تو نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے عورت کو کسی دوسری عورت کے ستر کی جانب دیکھنے سے منع فرما دیا.

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ فرمایا کہ : "کوئی مرد کسی مرد کی شرمگاہ مت دیکھے"

تو کیا صحابہ کرام گھٹنوں سے لیکر
ناف تک چادر باندھتے، یا سلوار اور پائجامہ پہنتے تھے ؟

اور کیا اب یہ معقول ہے کہ کوئی عورت
ایسا لباس پہن کر نکلے جو صرف اس کے گھٹنے اور ناف کے مابین حصہ کو ہی چھپا رہا ہو
؟

کوئی شخص بھی یہ نہیں کہہ سکتا، اور
نہ ہی کہتا ہے، اور کفار کی عورتوں کے علاوہ ایسا کسی کے بھی ہاں نہیں، اور جو بعض
عورتوں پر ملتبس ہوا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں.

یعنی کچھ عورتوں نے جو اس حدیث سے یہ
مفہوم لیا ہے اس کی کوئی اصل اور دلیل نہیں اور نہ ہی یہ مفہوم صحیح ہے، اور پھر
حدیث کا معنی تو صاف اور ظاہر ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں
فرمایا کہ: عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے مابین ہو.

اس لیے عورتوں کو اللہ کا خوف رکھتے
ہوئے ڈرنا چاہیے، اور وہ شرم وحیاء کے زیور سے آراستہ ہوں جو کہ عورت کی خلقت میں
شامل ہے، اور جو ایمان کا بھی ایک حصہ ہے جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان بھی ہے:

" شرم وحیاء ایمان میں سے ہے "

اور جس طرح کہ عورت ایک ضرب المثل
تھی، اس لیے ضرب المثل میں یہ کہا جاتا ہے:

(مخصوص کمرہ میں کنواری عورت سے بھی
زیادہ شرم وحیاء والا)

یہ علم میں نہیں بلکہ جاہلیت کے دور
سے بھی یہ نہیں ملتا کہ عورتیں گھٹنے اور ناف تک کا لباس ہی پہنتی ہوں، نہ تو یہ
مردوں میں تھا اور نہ ہی عورتوں میں، تو کیا یہ عورتیں مسلمانوں کی ایسی عورتیں
بننا چاہتی ہیں جو دور جاہلیت کی عورتوں سے بھی زیادہ بدصورت اور قبیح بننا چاہتی
ہیں.

خلاصہ یہ ہوا کہ:

لباس اور چیز ہے، اور شرمگاہ اور ستر
کو دیکھنا اور چیز، عورت کا عورت کے ساتھ مشروع لباس یہ ہے کہ اس کے ہاتھ اور ٹخنے
تک چھپے ہوئے ہوں، مشروع تو یہی ہے، لیکن اگر عورت کی کسی ضرورت و کام وغیرہ کی بنا
پر اپنا لباس اوپر اٹھانا اور اکٹھا کرنا پڑے تو وہ عورت کے سامنے گھٹنے تک، اور
اسی طرح اگر بازوں کی ضرورت پڑے تو وہ کہنی تک صرف بقدر ضرورت اٹھا کر سکتی ہے۔

لیکن اسے عام لباس میں شامل کر لینا
اور اس کی عادت بنا لینا جائز نہیں، حدیث کسی بھی حالت میں اس پر دلالت نہیں کرتی،
اسی لیے دیکھنے والی کو خطاب کیا گیا ہے، نہ کہ جسے دیکھے جا رہا ہے۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو اس حدیث میں مطلقا لباس کے ذکر کو چھوا تک بھی نہیں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ: عورت کا لباس گھٹنے اور ناف کے درمیان" تا کہ ان
عورتوں کو یہ شبہ ہو.

اور محرم مرد کا اپنی محرم عورت کو
دیکھنے کا مسئلہ بھی عورت کا کسی دوسری عورت کو دیکھنے جیسا ہی ہے، عورت اپنے محرم
مرد کے سامنے سر گردن، اور پاؤں، ہاتھ بازو، اور پنڈلی وغیرہ ننگی کر سکتی ہے، لیکن
وہ لباس چھوٹا نہ کرے۔